Date: ____________

سوال نمبر: 1

اسلام میں گڈ گورننس کے اصولوں کی وضاحت کریں۔

اسلام میں گڈ گورننس:

اسلام ایک مکمل دین ہے جو زندگی کے ہر شعبے کے بارے میں انسانوں کو رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ نہ صرف انسان کی ذاتی زندگی اور حقوق اللہ کے بارے میں ہدایات فراہم کرتا ہے بلکہ ریاست کے معاملات کو بہترین طریقے سے نبھانے میں بھی تعلیمات دیتی ہے۔ اسلام میں گڈ گورننس یا مثالی طرز حکمرانی سے مراد ایک موثر طریقے سے حکومتی انتظامی نظام پر عمل کرنا ہے۔ جس میں قانون کی حکمرانی ہو، عدل و انصاف ہو، حکومتی معاملات میں شفافیت ہو اور بنیادی انسانی حقوق کی تحفظ کو یقینی بنانا مقصود ہو۔

گڈ گورننس مفہوم / معنی:

ایک ایسا ماڈل جو معاشرے کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے اداروں اور عمل کو کیسے کام کرنا چاہیئے

تعریف:

اسلام / قرآن کے مطابق مثالی طرز حکمرانی:

انصاف کا ایک قانون جو منصفانہ اور

اصول حکم اور معاشرے میں حقوق اور ذمہ داریوں کی تقسیم کرنا مقصد ہیں۔

UNDP:

گڈ گورننس میں ایسے طریقہ کار، عمل اور ادارے شامل ہیں۔ جن کے ذریعے شہری اپنے مفادات کو بیان کرتے ہیں۔ اپنے قانونی حقوق کا استعمال کرتے ہیں۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کیلئے مساوات اور جامعیت کو فروغ دیتے ہیں۔

اسلام میں مثالی طرز حکمرانی کے اصول:

1) **عدل و انصاف کو یقینی بنانا:**

اسلام میں مثالی طرز حکمرانی کا سب سے اہم اصول یہ ہے کہ معاشرے میں عدل و انصاف کی فروغ کو یقینی بنائے۔ معاشرے میں جتنے میں فیصلے ہوتے ہیں خواہ وہ امیروں کے درمیان ہوتے ہیں یا غریبوں کے درمیان فیصلہ ہمیشہ عدل و انصاف پر ہوگا۔ کیونکہ اسلام میں مثالی طرز حکمرانی کے سارے فیصلے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے قانون کے مطابق ہوگا۔ اور اسلام میں سب مسلمان برابر ہیں۔ کسی بھی کا کسی اور پر کوئی فوقیت حاصل

Date: ______ (3)

نہیں سوائے تقویٰ کے۔

وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ
اور جب تم فیصلے کرو لوگوں کے درمیان
تو عدل و انصاف سے کرو۔ (النساء)

ii) قانون کی حکمرانی:
مثالی طرز حکمرانی کی بنیاد قانون کی
حکمرانی جیسے اصولوں پر قائم ہیں۔ جس کا مطلب
یہ ہے کہ قانون سب کیلئے ایک جیسا ہوگا خواہ
وہ آپ کا رشتہ دار ہو بیٹا ہو یا آپ کا دشمن
لیکن قانون کے مطابق سب لوگ برابر ہیں۔
اور ہر کسی کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا جائے گا۔
حدیث:
ایک دفعہ ایک شخص نے حضورؐ کے
زمانہ میں چوری کی۔ تو آپؐ نے ہاتھ کاٹنے
کا حکم دیا۔ اور فرمایا اگر میری بیٹی فاطمہؓ
بھی چوری کرتی تو اسی کا بھی ہاتھ کاٹ لیا جاتا۔

iii) عوامی فلاح و بہبود کیلئے کام کرنا:
مثالی طرز حکمرانی کی اصولوں میں سے بھی
ہیں اگر جو بھی کام کیا جائے گا۔ تو اس کا
مقصد انسانوں کی فلاح ہو۔ یہ نہیں کہ کوئی اعلیٰ

Date: ____________

شخص اپنی ذاتی مفاد کو سامنے رکھ کر فیصلے کرے
عوامی فلاح و بہبود میں یہ ہوتا ہے کہ عوام
کیلئے صحت کے سہولیات فراہم کرنا، سکول بنانا
سڑک کی تعمیر کرنا یا پانی کی سبیل لگانا وغیرہ۔
ان سب کاموں میں مقصد صرف عوام کی
بہتری کرنا ہوں اور ان کو سہولیات کرنا ہیں۔

(10) امر بالمعروف ونہی عن المنکر:

مثالی طرز حکمرانی کا ایک اور اصول
جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ لوگوں کو اچھائی
کی طرف بلائے اور برائی سے منع کرے۔ یہ سب
انسانوں کی ذمہ داری ہیں کہ اگر کسی کو غلط
کام کرتے ہوئے دیکھیں تو پہلے اسے ہاتھ سے روکنے
کی کوشش کرے۔ اور اگر ہاتھ سے طاقت نہ ہو تو
زبان سے روکے اور اگر یہ بھی نہ ہوں تو اس کام
کو دل میں غلط مانے یہ ایمان کا نچلا حصہ ہے۔
اس کام کو اللہ تعالیٰ نے سارے امت محمدیہ کی ذمہ
داری قرار دی ہیں۔

کنتم خیر امت اخرجت للناس تامرون
بالمعروف و تنہون عن المنکر۔ (آل عمران)

تم ہو بہترین امت جس کو پیدا کیں
ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی کیلئے
تاکہ لوگوں کو اچھائی کی طرف بلائے اور برائی
سے منع کرے۔

Scan with Fast Scan

۷) بنیادی انسانی حقوق کی تحفظ کو یقینی بنانا:

گڈ گورننس کی ایک اور اہم اصول جس کا مطلب معاشرے میں انسانی حقوق کی تحفظ کو یقینی بنانا ہیں۔ اسلام میں انسان جیسے کہ زندگی کا حق، آزادی کا حق اور جائیداد رکھنے کا حق یہ سب ایک حکمران کی ذمہ داری ہیں کہ اس کی تحفظ کو یقینی بنائیں۔

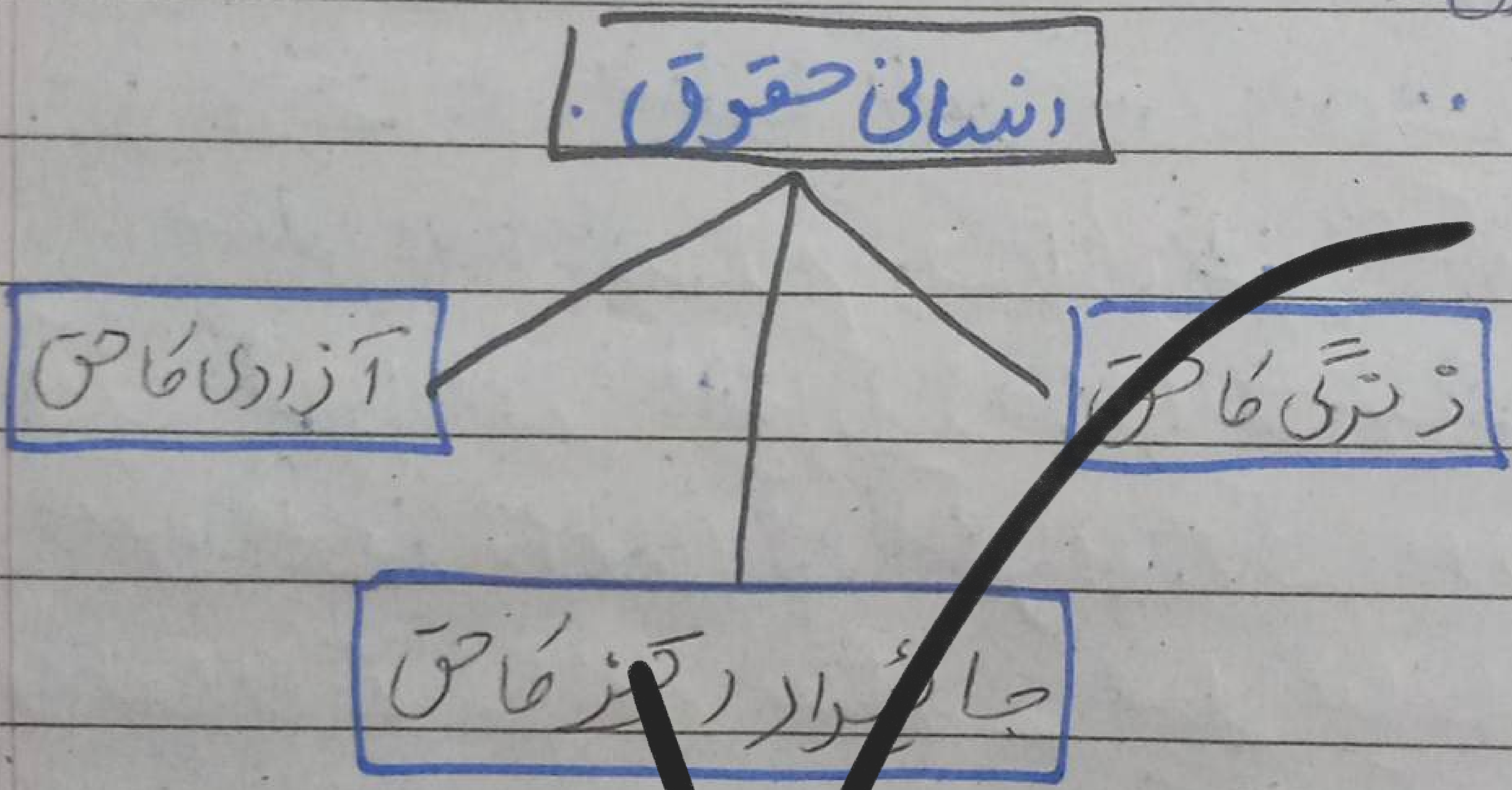

ان حقوق کی تحفظ کرنا مثالی طرز حکمرانی کی اصولوں میں سے شامل ہیں۔ جیسے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

انہ من قتل النفس بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا (القرآن)

جس نے کسی انسان کی خون کے بدلے یا زمین میں فساد برپا کرنے کے علاوہ قتل کیا تو اس نے سارے انسانیت کو قتل کیا۔

Scan with Fast Scan

(vi) تقویٰ کا حصول:

مثالی طرزِ حکمرانی میں حکمران کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور ڈر ہوتا ہے۔ وہ جو بھی فیصلہ کرے تو قرآن و سنت کے مطابق کرے گا۔ اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ قرار دے گا۔ کیونکہ ایک دن اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت علیؓ نے جتنے بھی خطوط لکھے تھیں اس سے یہ معلوم ہوتا ہیں۔ کہ اگر آپ جتنے بھی بڑے حکمران ہو لیکن ایک دن اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے۔

(vii) مشاورت سازی سے فیصلے کرنا:

مثالی طرزِ حکمرانی میں جتنے بھی فیصلے ہونگے یہ سب کے مشورے کے مطابق ہوگا۔ ہر کسی سے اس کا رائے لیا جائے گا۔ حضورؐ اپنے دور میں جو بھی فیصلہ کرتا تھا۔ تو صحابہ کرامؓ سے مشورہ ضرور کرتا تھا، جس طرح غزوہ احزاب کے موقع پر حضرت سلمان فارسیؓ نے خندق کھودنے کا مشورہ دیا تھا۔

وشاورھم فی الامر (آل عمران)

اور ان معاملے میں ان سے مشورہ کرے۔

viii) کرپشن / بدعنوانی سے بچاؤ:

مثالی طرزِ حکمران ہمیشہ حکومتی معاملات میں شفافیت کو یقینی بنائے گا۔ اور اس کی یہ کوشش ہوگی کہ معاشرے سے کرپشن کا خاتمہ کیا جائے۔ تاکہ ہر کسی کو اپنا حق مل جائے۔ اس کے ساتھ جتنے بھی سرکاری محکمے ہیں ان کے سارے ملازمین کی احتساب کیا جائے تاکہ کرپشن کو روکا جائے۔

حدیث:

الراشی والمرتشی کلاھما فی النار

رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں آگ میں ہیں۔

ix) اختیارات بطور امانت:

مثالی طرزِ حکمرانی کا ایک اور اصول جس میں ہر حکمران کو جتنے بھی اختیارات دی ہیں۔ ان کو بطور امانت استعمال کرنا چاہیے کیونکہ اقتدار اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اور انسان اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کا نائب اور خلیفہ ہے۔ اس کو جتنے بھی اختیارات دی ہیں ایک دن اس کے حساب اللہ تعالیٰ کے سامنے

ہوگا جس نے اچھائی کی ہو اس کو اس کا
اجر ملے گا اور جس نے برائی کی ہو اس کو
سزا ملے گا۔

تم میں سے ہر کوئی نگہبان ہے۔ اور
ہر کسی سے اپنے رعایہ کے بارے میں
پوچھا جائے گا۔ حدیث،

خلاصہ کلام:

اسلام مثالی طرز حکمرانی کا
ایک اچھا اور منفرد ڈھانچہ پیش کرتا ہے۔
جس میں قانون کی حکمرانی ہوگی اور عدل
و انصاف کے مطابق سارے فیصلے کیا جائے گا۔
اس طرح کا نظام معاشرے میں خوشحالی
اور امن کو فروغ دے پاتیں۔ اور لوگوں
کے درمیان اخوت اور بھائی چارے کے نظام
کو قائم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے
تو اسلئے ہر حکمران کو چاہیئے کہ وہ قرآن و سنت کے
مطابق ریاست کے معاملات کو چلائے جس میں
دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی ہیں۔

Scan with Fast Scan

سوال نمبر: 02

خلیفہ حضرت عمرؓ کی اصلاحات پر نوٹ لکھیں

حضرت عمر فاروقؓ کی اصلاحات:

حضرت عمر فاروقؓ اسلام کا دوسرہ خلیفہ تھا۔ جس نے تقریباً دس سال حکومت کی تھی۔ اس کی حکومت تقریباً دس لاکھ مربع میل تک پھیل گئی تھی۔ اس دوران حضرت عمر فاروقؓ نے بہت سے اصلاحات کی تھی۔ جس کا اسلامی ریاست کو قائم کرنے میں بہت اہم کردار ہے۔ اس میں پولیس محکمے کی قیام، ججوں کی تنخوا اور عدلیہ کی انتظامیہ سے علیحدگی، ٹیکس اصلاحات، بیت المال وغیرہ شامل ہیں ان اصلاحات کی وجہ سے دنیا پر اسلام کے بہت اچھے اثرات مرتب ہوئے۔

اصلاحات:

1) پولیس محکمہ کا قیام:

حضرت عمر فاروقؓ نے پہلی بار مدینہ میں پولیس محکمے کا قیام کیا۔ جس کا مقصد معاشرے میں امن امان کو یقینی بنانا تھا۔ حضورؐ کی دور میں اسی طرح کسی محکمے کی ضرورت پیش نہ آئی۔ اس کے ساتھ ساتھ حضرت عمرؓ نے پیرا داروں کو بھی منتخب کیا جس

کا مقصد زکات کو گشت کرتا تھا۔ تاکہ معاشرے میں
انتشار کو روکا جائے اور امن و امان کو قائم
کر دیا جائے۔ پولیس محکمہ کو اس شرط کیا جاتا تھا۔

(ii) عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ کرنا:

حضرت عمرؓ نے پہلی بار عدلیہ
کو انتظامیہ سے الگ کر دیا تھا۔ جس کا
مقصد عدالتی فیصلوں میں شفافیت اور
ہر کسی کو ان کا حق دینا تھا۔ اس کے ساتھ
ساتھ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے دور حکومت
میں ججوں یعنی قاضیوں کے لیے تنخواہیں
مختص کی تھی۔ تاکہ اس پر کوئی پریشر نہ
ہو فیصلہ کرتے وقت:
جس طرح الماوردی نے بتایا تھا کہ اگر
قاضی کی تنخواہ زیادہ ہو تو اس کی فیصلوں
میں شفافیت ہو گی۔

(iii) محکمہ بیت المال میں اصلاحات:

محکمہ بیت المال حضورؐ کے دور
میں قائم کیا گیا تھا۔ لیکن حضرت عمرؓ نے
اپنے دور میں اچھی خاصی اصلاحات کی۔ جیسے
کہ پہلا عوامی خزانہ حضرت عبداللہ بن
الارقم کی نگرانی میں قائم کیا تھا۔ اس کے ساتھ

ساتھ ٹیکس کے نظام میں بھی اصلاحات کی جیسا کہ غیر مسلموں پر جزیہ لگانا۔ اور حضرت عمرؓ نے بیت المال میں غیر مسلموں کیلئے خاص وظیفے بھی مختص کی تھی۔

(۱۱) محکمہ جیل خانہ میں اصلاحات:

محکمہ جیل خانہ جات بھی حضورؐ کی دور میں بنایا تھا۔ جس کے تحت مسجد نبوی اور کچھ گھروں میں لوگوں کو اس کی جرم کی سزا دی جاتی تھی۔ لیکن حضرت عمرؓ نے علیحدہ جیل خانے بنائے اور اس میں افسروں کی تعینات کو یقینی بنایا۔ تاکہ جو بھی کوئی جرم کرے تو اس کو اس کا سزا دیا جائے گا۔

(۱۲) ریاست کو مختلف صوبوں میں تقسیم کرنا:

حضرت عمر فاروقؓ کی دور میں اسلامی ریاست ۱۵ لاکھ مربع میل تک پھیل گئی تھی جس کو خلیفہ دوم حضرت عمرؓ نے 12 صوبوں میں تقسیم کیا تھا۔ اور ہر صوبے میں گورنر کی تعینات کی تھی۔ تاکہ لوگوں کو انصاف مل جائے اور ان کی فلاح و بہبود کیلئے کام کی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر صوبے کا اپنا اپنا قاضی کا انتخاب کیا تھا۔ جس سے انصاف کی فراہمی میں شفافیت اور عدلیہ کا کیس کم ہوگی۔

(۱۱) محکمہ خط و کتابت میں اصلاحات:

محکمہ خط و کتابت حضور ﷺ کے دور
میں قائم کیا گیا تھا۔ جس میں مختلف علاقوں
کو خط بھیجے جاتے اور ریاست کے معاملات کے
ریکارڈ کو درج کرتے تھے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ
سفارتی معاملوں اور معاہدوں کا انعقاد بھی
کیا جاتا تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اس کو اور
بہتر لوگوں کو منتخب کیا تھا جو ریاست کے فرض
عوام لوگوں کو دیتے تھے۔ اس کا اندراج کیا جاتا
تھا۔ اور ریاست کے معاملات کو بھی جمع کرتے۔

خلاصہ کلام:

حضرت عمر فاروقؓ نے تقریباً دس
سال کے دور حکومت میں بہت سے اصلاحات کی
جس کی وجہ سے اسلامی ریاست پر اس کے بہت
اچھے اثرات مرتب ہوئے۔ آج کل کے دور میں
جو اصلاحات حضرت عمرؓ نے کی تھی۔ دنیا کے دوسرے
ممالک بھی اس کو نقل کرتے ہیں۔ ان اصلاحات کا
مقصد حکومتی معاملات میں شفافیت اور لوگوں
کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانا تھا۔

Scan with Fast Scan

سوال نمبر: 02

پارٹ: B.

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جو زندگی کے ہر شعبے میں انسانوں کو رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام نے سرکاری ملازمین کے جو ذمہ داریاں بیان کی ہیں۔ ان کا مقصد حکومتی معاملات میں شفافیت اور انسانوں کی حقوق کی تحفظ کرنا ہے۔ ان ذمہ داریوں میں سے عدل و انصاف کو یقینی بنانا قانون کی حکمرانی، حکومتی معاملات میں شفافیت، عوام کی فلاح و بہبود کیلئے کام کرنا اور کرپشن جیسے عوامل کا خاتمہ کرنا انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔

اسلام میں سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں:

(۱ عدل و انصاف کو یقینی بنانا:

اسلام کے قوانین کے مطابق ایک سرکاری ملازم کیلئے ضروری ہے کہ وہ معاشرے میں امن عدل و انصاف کی فروغ کو یقینی بنانے کی کوشش کرے۔ اور جو بھی فیصلہ ہو اس کو قرآن و سنت میں بتائے ہوئے طریقے کے مطابق حل کرنے کی کوشش کرے۔ یہ ایک سرکاری ملازم کی ذمہ داری ہے کہ وہ حکومتی معاملات میں

سے لوگوں کے درمیان فرق نہ کرے اور بلا امتیاز
ہر کسی حق کا ساتھ دے۔

اے ایمان والو! خدا کے لیے انصاف
کی گواہی کیلئے کھڑے ہو جاؤ۔ (المائدہ)

(ii) قانون کی حکمرانی:
حکومتی معاملات میں ایک سرکاری
ملازم کی ذمہ داری ہے۔ کہ قانون کو بالاتر
رکھے اور ہر کسی کے ساتھ قانون کے مطابق
سلوک کرے۔ خواہ وہ امیر ہو یا غریب، کالا ہو
یا گورا قانون کے مطابق سب ایک جیسے ہیں۔
اگر کوئی امیر جرم کرے یا کوئی غریب قانون کے
مطابق جو سزا ہو وہ سب کیلئے ایک جیسا ہوگا۔
اس کے ساتھ ساتھ ہر کسی کو قانون کے مطابق ڈیل
کرنا چاہیے۔

وامرت لاعدل بینکم (الشوریٰ)
مجھے حکم دیا گیا کہ میں تمہارے ساتھ
عدل کروں۔

(iii) حکومتی معاملات میں شفافیت:
ایک سرکاری ملازم کی یہ ذمہ داری ہے کہ

کو حکومتی معاملات میں مشاورت کرے۔ کسی بھی
کو یہ اجازت نہ دے کہ وہ قانون کے خلاف کام کرے
حکومت کا ہر معاملہ انصاف پر مبنی ہو گا۔ تو ایک
سرکاری ملازم کیلئے چاہیئے کہ وہ سارے معاملات
کو قانون کے مطابق ڈیل کرے تاکہ معاشرے میں خوشحالی
اور امن کا قیام ہو۔

المائدہ:

اور جو اللہ کے نازل کردہ قانون
کو نافذ نہیں کرتا تو وہ کافر ہے۔

(۱۱) عوامی فلاح و بہبود:

سرکاری ملازم کی ذمہ داری ہے
کہ وہ جو بھی حکومتی معاملہ ہو اس کا مقصد
صرف اور صرف عوام کی فلاح و بہبود ہو۔
ایسا نہ ہو کہ وہ حکومت کی وسائل کو
اپنے ذاتی مقاصد کیلئے استعمال کرے۔ اس
کا مطلب یہ ہے کہ اگر حکومت کوئی کام کرنا
چاہتا ہے۔ تو اس چیز پر سوچنا چاہیئے کہ
اس میں عوام کو زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل
ہو جائے۔ جس سے معاشرے میں خوشحالی
ہوگی اور لوگوں کے درمیان ایک بھائی چارے کا
ماحول ہو گا۔ اس کی مثال ہمیں ریاست مدینہ
میں ملتے ہے کہ اس وقت سارے معاملات کو

Scan with Fast Scan

عوام کی فلاح کیلئے کیا جاتا تھا۔

7) **بدعنوانی سے بچاؤ:**

ایک سرکاری ملازم کی ذمہ داری ہے کہ وہ خود کو بھی کرپشن سے دور رکھے اور دوسروں کو بھی اس طرح کے غلط کاموں سے روکنے کی تلقین دے۔ بدعنوانی ایک ایسا عمل ہے جس میں سے معاشرے میں نااتفاقی اور فرقہ واریت بڑھنے کا چانس ہیں۔ کرپشن ایک ایسا عمل ہے۔ جس سے نہ صرف انسان پر اس کے اثرات ہوتے ہیں بلکہ معاشرے پر بھی اس کے برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

الراشی والمرتشی کلاھما فی النار (الحدیث)

رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں آگ میں ہیں۔

خلاصہ بحث:

سرکاری ملازم کیلئے اسلام نے جو ذمہ داریاں بیان کی ہیں۔ ان پر عمل کرنا ضروری ہیں۔ کیونکہ اگر کوئی ملازم اپنی ذمہ داری صحیح طریقے سے نبھائے تو معاشرے میں امن امان ہوگا اور خوشحالی کا فروغ ہوگا جو ملک و ترقی کا ایک صحیح ذریعہ ہیں۔